مکتبہ افکارِ رضا

اذانِ بلال

اور سورج کا نہ نکلنا

ایک علمی و تحقیقی رسالہ

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ له ما یجری منه و ما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

اذانِ بلال
اور سورج کا نہ نکلنا
ایک علمی و تحقیقی جائزہ

کاوش عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالے کا نام	اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا
صفحات	25
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک کی ذات کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں عالمین میں غور و فکر اور تدبر کی دعوت دی۔ انسانوں کو "علم القرآن" کے فیضان اور عقل و شعور کی عظیم نعمت سے نوازا۔ اور اس محبوب ذات پر درود و سلام ہوں جن کے طفیل انسانیت کو اس کا کھویا ہوا مقام ملا، مرد ہو یا عورت، آقا ہو چاہے غلام یا باندی ہو اس ہستی کی بدولت سب کو حقوق اور عزتیں نصیب ہوئیں۔

روزِ اول سے اب تک کا مشاہدہ ہے کہ انسان اپنے سے پہلے کے حالات و واقعات اور پہلوں کی زندگی سے سیکھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ انسان کی بہت بڑی خوبی ہے۔ کیونکہ اچھائیوں اور بُرائیوں کو سمجھنا اور ان کے مطابق خود کو فطرت اور حالات و واقعات سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے راہِ راست پر ڈھالے رکھنا، یہ وہی عمل ہے جس کی بدولت انسان کو دیگر پر فضیلت ملی ہے کہ عقل و شعور کے ساتھ اس کا اختیار اسے منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ اسی بدولت انسان دن بدن آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

اسلامی تاریخ میں صدرِ اول سے لے کر اب تک مختلف ہستیوں کی زندگی کے حالات و واقعات بیان ہوتے آرہے ہیں جو پوری دنیا میں پھیل کر اپنا اثر رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی مقتدا ہستیوں کی زندگیوں اور ان کے ادوار میں رونما ہونے والے واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف فیصلے سر انجام دیتے ہیں۔ نیز قرآن و حدیث، آثار و روایات کا ایک بڑا حصہ بھی ترغیب و ترہیب اور فقہ و تفہیم کے سلسلہ

میں انہی واقعات کے گرد گھومتا ہے۔

لیکن اس سب کے باوجود شروع سے لے کر اب تک بعض واقعات و باتیں ایسی بیان ہوتی ہیں جن کا حقیقت سے تعلق نہیں ہوتا۔ بس! قصہ گو یا کسی واعظ کے انتساب کو لے کر آگے بیان ہوتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کا ایک واقعہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے منسوب بیان ہوتا رہتا ہے جس میں اذان کے الفاظ کے تلفظ کی درست ادائیگی نہ ہونے کے سبب اذان سے روکنے کی وجہ سے سورج کا طلوع نہ ہونا، بیان کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ واقعہ کئی وجوہ سے ناقابلِ التفات ہے، مگر اس کے باوجود یہ زبان زدِ عام رہتا ہے۔ اسی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے یہ کوشش آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے جس کو پڑھنے کے بعد آپ یقیناً اس بات پر مکمل اعتماد کا اظہار کریں گے کہ یہ واقعہ موضوع و باطل ہے جسے بیان کرنا درست نہیں، بلکہ اسے بیان کرنے سے بچنا اور اس کی فنی حیثیت لوگوں پر واضح کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دینِ اسلام کی تعلیمات کو اپنانے اور ان پر اخلاص و تہہ دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا

الحمد للہ الذی انزل الکتاب ھدی للمتقین بلا ریب، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء و خاتم النبیین منزہ عن کل عیب وعلی آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الحساب. امابعد؛

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ مسلمانوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں جو صبر و استقامت کے جبلِ عظیم ہونے کے ساتھ مؤذن رسول بھی تھے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

اسلام کے لیے آپ کی عظیم قربانیوں کی بدولت آپ کا ذکر اکثر اوقات مسلمانوں کی محافل و مجالس میں زینت بنا رہتا ہے، بلکہ علمائے دین آپ کی زندگی اور دین اسلام پر استقامت سے لوگوں کو سبق آموز پیغامات بھی دیتے ہیں جو مسلمانوں کے لیے دینِ اسلام پر چلنے میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ اسی بناء پر آپ کی زندگی کے حالات و واقعات عموماً بیان ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کی سیرت میں نہ صرف مسلمانوں، بلکہ کفار کے لیے بھی ایک عظیم سبق ہے کہ کیسے آپ نے امیہ بن خلف کی غلامی سے نکل کر دینِ اسلام کا عظیم سہرا اپنے گلے میں سجایا اور تاقیامت مسلمانوں کے لیے رہنما اور قائد بن کر نکلے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زندگی سے متعلق کتب میں مختلف حالات و واقعات نقل ہوئے ہیں، بلکہ کثیر کتب میں آپ کا ذکر ملتا ہے جن میں آپ کی سیرت و حالات سے متعلق مختلف امور زیرِ بحث آئے ہیں۔ آپ کی سیرت کے باب میں بہت اہم چیز جس کے بغیر آپ کا تعارف مکمل نہیں ہوتا وہ آپ کا مؤذنِ رسول ہونا ہے۔ اذان کے

تعلق سے احادیث میں آپ کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔ کیونکہ اذان کے تعلق سے آپ نے بزبانِ نبوی فوقیت حاصل کی تھی۔

اس کے باوجود آپ سے، بلکہ آپ کی اذان و مؤذنیت سے منسوب کچھ ایسی باتوں کا بھی ذکر سننے کو ملتا ہے جو حقیقت سے بہت دور ہیں۔ اہلِ علم حضرات اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں اور حالات وواقعات بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ اس طرح کی صورتحال میں کئی مرتبہ من گھڑت باتیں بھی عوام میں پھیل جاتی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی تناظر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ذات سے منسوب ایک واقعہ کی تحقیق کے لیے یہ کلمات پیشِ خدمت ہیں جس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

اصل واقعہ کی مختلف نقول

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک من گھڑت واقعہ صدیوں سے زبانِ زد عام ہے جسے واعظین و مقررین بیان کرتے رہتے ہیں اور عام عوام بھی اسی طرح اس کو آگے بیان کر دیتی ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ بے اصل و باطل ہے جس پر کئی دلائل موجود ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ واقعہ چند متاخرین علماء کی کتابوں کا بھی حصہ بنا ہے جس کا دیگر محدثین و ائمہ دین نے سختی سے انکار کیا ہے۔

بعض مصنفین جنہوں نے اس واقعہ کا ذکر کیا ان میں امام ابن قدامہ حنبلی، صاحبِ روح البیان اور صاحبِ سیرت حلبیہ وغیرہا ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس واقعہ کے الفاظ مختلف طرح سے نقل ہوتے آرہے ہیں اور یہ واقعہ مختلف جہتیں بدلتا جارہا ہے۔ کیونکہ جب اس کی کوئی اصل موجود نہیں ہے تو اس کا کوئی معیار و مدار بھی

باقی نہ رہا۔ اس واقعہ میں یہ بھی سننے کو ملتا ہے کہ

1. جب زبان میں لکنت کے سبب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فجر کی اذان سے روکا گیا تو اس وجہ سے سورج بھی نہ نکلا۔
2. اور کہیں اسے صحابہ کی جانب منسوب کیا جارہا ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا تھا۔
3. تو کہیں یہ لکھا ہے کہ ”حضرت بلال رضی اللہ عنہ اشھد میں شین کو سین سے بدل دیتے تھے۔“
4. یوں ہی حضور نبی کریم علیہ السلام کی طرف یہ بھی منسوب کیا گیا کہ ”بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔“
5. اور بعض کتب میں یوں بھی ہے کہ ”بلال کی سین جنت میں شین ہے۔“
6. کہیں اس واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی آتا ہے۔
7. بلکہ بعض واقعات میں سین یا شین کا معاملہ نہیں، بلکہ ”حی“ کو درست نہ پڑھنے یعنی ”ھی“ پڑھنے کا ذکر ہے۔

(1) چنانچہ، روح البیان میں ہے: ”فان سین بلال أحب الی اللہ من شین غیرہ فی اشھد“ ترجمہ: بلال کی سین اللہ کے نزدیک غیروں کی شین سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

(2) اسی میں ہے: ویروی ان بلالا کان یبدل الشین فی اشھد سینا فقال علیہ السلام سین بلال عند اللہ شین کما فی انسان العیون، وفی المثنوی

(1) روح البیان، 4/25، دار الفکر، بیروت

آن بلال صدق در بانگ نماز — حی راهی هی همی خواند از نیاز

تا بگفتند ای پیمبر نیست راست — این خطا اکنون که آغاز بناست

ای نبی وای رسول کردگار — یك موذن کو بود افصح بیار

عیب باشد أول دین وصلاح — لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح

خشم پیغمبر بجوشید وبگفت — یك دو رمزی از عنایات نهفت

کای خسان نزد خدای هی بلال — بهتر از صد حی حی وقیل وقال

ترجمہ: مروی ہے کہ حضرت بلال ”اشھد“ میں شین کو سین سے بدل دیا کرتے تھے، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے جیسا کہ انسان العیون میں ہے۔ اور مثنوی شریف میں ہے:

حضرت بلال نے نماز کے لیے اخلاص کے ساتھ اذان دی۔ وہ عاجزانہ طور پر ”حی“ کو ”ھی“ ادا کرتے رہے۔ لوگ کہنے لگے: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی دین کی ابتداء ہے اور یہ خطا ابھی سے ہو رہی ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! کرم فرماتے ہوئے جب دین کا آغاز ہو رہا ہے تو کوئی فصیح مؤذن مقرر فرما دیجیے۔ کیونکہ ”حی علی الفلاح“ کے الفاظ میں غلطی کرنا ایک عیب ہے۔

یہ سنتے ہی حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جلال سے ارشاد فرمایا: اے نادانو! اللہ کے راز و حکمت کی بات سنو! بلال کا ”ھی“ اللہ کے نزدیک سو مرتبہ ”حی“ اور تمہاری قیل و قال سے بہتر ہے۔ (1)

---

(1) روح البیان 8/ 261، دار الفکر، بیروت

(3) کچھ یہودیوں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو طعنہ دیا کہ آپ ایک ایسے شخص کو مؤذن رکھا ہوا ہے، جو شین اور سین کی صحیح تمیز نہیں کر پاتا۔ اس پر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے سے روک دیا، لیکن اس دن صبح نہیں ہو رہی تھی، پھر ایک صحابی نے بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ رات کا وقت طویل ہو چکا ہے، صبح کیوں نہیں ہو رہی؟ اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا کہ جب تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں گے تو صبح نہ ہو گی، تب حضرت بلال نے اذان دی تو صبح ہو گئی۔

(4) بعض صحابہ کو جناب بلال کی اذان کی آواز اچھی نہیں لگتی تھی تو انہوں نے جناب بلال کو فجر کی اذان دینے سے روک دیا تو کسی اور صحابی نے اذان دی لیکن اس دن سورج ہی نہیں نکلا یعنی صبح ہی نہیں ہوئی تو لوگ اس وجہ سے بڑے پریشان ہو گئے، ڈر گئے اور نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جب اس بات کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے سورج کو حکم دیا ہے کہ تو اس وقت تک نہ نکلنا جب تک بلال بن رباح رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں۔

(5) یہ بھی مشہور ہے کہ ایک بار حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان پڑھ رہے تھے مگر لفظ شین صحیح طریقے سے استعمال نہیں کر پا رہے تھے جس پر کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بارگاہِ نبوت میں شکایت کی کہ کوئی دوسرا مؤذن مقرر کیا جائے، سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دوسرا مؤذن مقرر فرما دیا، جب حضرت بلال نے اذان نہ دی تو صبح ہی نہیں ہوئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے ہیں:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! بستر پر کروٹ بدلتے بدلتے پیٹھ دکھنے لگی مگر صبح ہو ہی نہیں رہی، اتنے میں جبرئیل امین حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ جب تک بلال اذان نہیں دیں گے صبح نہیں ہو سکتی۔

یہ آپ کے سامنے جو چند طرح سے واقعہ بیان کیا جاتا ہے، اس کی چند نقول پیش کی ہیں، وگرنہ ہر واعظ اسے اپنے ہی انداز سے بیان کرتا ہے۔

ائمہ کی تصریحات

اس بات سے قطع نظر کہ اولیائے کرام کی کرامتیں برحق ہیں جن کا انکار گمراہی و بددینی ہے، مگر فنی طور پر ثبوت و وقوع کے اعتبار سے یہ واقعہ ثابت نہیں ہے۔ اس واقعہ سے متعلق کئی ائمہ نے اپنی کتب میں باطل و موضوع ہونے کا بہت تفصیل سے لکھا ہے بلکہ اب تک لکھتے آرہے ہیں۔ ذیل میں کچھ کتب سے تصریحات نقل کی جاتی ہیں جس سے اس واقعہ کا من گھڑت ہونا واضح ہو جائے گا۔

البدایہ والنہایہ میں امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

"وکان یعرف ببلال بن حمامة، وھی أمه، وکان من أفصح الناس لا کما یعتقدہ بعض الناس أن سینه کانت شینا، حتی إن بعض الناس یروی حدیثا فی ذلك لا أصل له عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أنه قال: إن سین بلال عند اللہ شین. وھو أحد المؤذنین الأربعة"

ترجمہ: آپ بلال بن حمامہ کے نام سے مشہور تھے۔ حمامہ آپ کی والدہ تھیں، لوگوں میں فصیح ترین تھے، بعض لوگ جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا سین ہی دراصل شین تھا یہ درست نہیں ہے، یہاں تک کہ اس بارے میں حدیث بھی روایت کی جاتی

ہے بلال کا "سین" اللہ کے ہاں "شین" ہے اس روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔ بلکہ حضرت بلال تو آپ علیہ السلام کے چار مؤذنین میں سے ایک تھے۔[1]

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ المقاصد الحسنہ میں لکھتے ہیں:

"حديث: سين بلال عند الله شين، قال ابن كثير: إنه ليس له أصل، ولا يصح، وكذا سلف عن المزى فى: إن بلالا، من الهمزة، ولكن قد أورده الموفق ابن قدامة فى المغنى بقوله: روى أن بلالا كان يقول أسهد، يجعل الشين سينا، والمعتمد الأول، وقد ترجمه غير واحد بأنه كان ندى الصوت حسنه فصيحه، وقال النبى صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن زيد صاحب الرؤيا: ألق عليه، أى على بلال، الأذان، فإنه أندى صوتا منك، ولو كانت فيه لثغة لتوفرت الدواعى على نقلها، ولعابها أهل النفاق والضلال المجتهدين فى التنقص لأهل الإسلام، نسأل الله التوفيق."

ترجمہ: حدیث بلال کی سین، اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہ درست نہیں، اسی طرح امام مزی سے گزرا کہ "إن بلالا" یعنی ہمزہ کے ساتھ، لیکن امام موفق ابن قدامہ حنبلی اپنی کتاب المغنی میں یوں لکھتے ہیں: مروی ہے کہ حضرت بلال اسھد کہا کرتے تھے، وہ شین کو سین بنا دیتے تھے۔ معتمد پہلا قول ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور کئی حضرات نے ان کی سیرت میں یوں بیان کیا ہے کہ آپ کی آواز فصیح و بلند تھی۔ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اذان کا) خواب

(1) البدایۃ والنہایۃ، 8/305، دار ہجر للطابعۃ والنشر والتوزیع

دیکھنے والے حضرت عبد اللہ بن زید سے فرمایا کہ بلال کو اذان کے یہ کلمات سکھاؤ؛ کیونکہ وہ تم سے زیادہ آواز رکھتے ہیں۔ اگر ان کی زبان میں لکنت موجود ہوتی تو اس کی کثیر نقول موجود ہوتیں اور اس کی وجہ سے اسلام کی شان گھٹانے کی کوشش کرنے والے منافقین و گمراہ لوگ ضرور ان کو عیب لگاتے (مگر ایسا نہیں ہے۔) ہم اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔[1]

التخریج الصغیر والتحبیر الکبیر میں ہے:

حدیث: ”سِینُ بِلالٍ عِنْدَ اللہ شِینٌ“ قال المزی: ما اشتهر علی ألسنة العوام من أن بلالًا۔ رضی اللہ عنه کان یبدِلُ الشینَ فی الأذان سِینًا، لم یردْ فی شیء من الکتب.

ترجمہ: حدیث ”بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے“۔ امام مزی نے فرمایا: لوگوں میں جو حضرت بلال کے متعلق مشہور ہے کہ آپ شین کو سین سے بدل دیتے تھے تو اس بارے میں کتب میں کچھ وارد نہیں ہوا۔[2]

سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد میں ہے:

قال الحافظ:...والمزی وابن کثیر وغیرهم: وکان من أفصح النّاس، لا کما یعتقده بعض الناس، أن سینه کانت شینا، حتی إن بعضهم یروی فی ذلك حدیثا لا أصل له عن رسول اللہ۔ صلی اللہ علیه وسلم أنه قال: (سین) بلال عند اللہ کانت شینا وهو أحد المؤذّنین الأربعة.

(1) المقاصد الحسنۃ، ص397، دار الکتاب العربی، بیروت

(2) التخریج الصغیر والتحبیر الکبیر، 3/109، دار النوادر، سوریا

ترجمہ: حافظ، امام مزی اور امام ابن کثیر وغیرہ ائمہ نے لکھا ہے کہ حضرت بلال لوگوں میں فصیح ترین تھے، بعض لوگ جو آپ کے سین کو اصل میں شین ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں وہ درست نہیں ہے، یہاں تک کہ اس بارے میں حدیث بھی روایت کی جاتی ہے کہ "بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے" اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کوئی اصل ثابت نہیں ہے، بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چار مؤذنین میں سے ایک تھے۔[1]

تذکرۃ الموضوعات للفتنی (علامہ محمد طاہر پٹنی) میں ہے:

"فی المقاصد «إن بلالا یبدل الشین سینا» قیل اشتهر علی ألسنة العوام ولم نره فی شیء من الکتاب «سین بلال عند الله شین» قال ابن کثیر لا أصل له وقد ترجم غیر واحد بأنه کان ندی الصوت حسنه وفصیحه ولو کان فیه لثغة لتوفرت الدواعی علی نقلها وعابها أهل النفاق."

ترجمہ: مقاصدِ حسنہ میں ہے کہ حضرت بلال شین کو سین سے بدلتے تھے، کہا گیا کہ یہ لوگوں میں مشہور ہے جبکہ ہم نے کسی کتاب میں یہ نہیں دیکھا کہ بلال کا سین اللہ پاک کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ کئی حضرات نے ان کی سیرت میں یوں بیان کیا ہے کہ آپ بلند، خوبصورت اور فصیح آواز کے مالک تھے۔ اگر ان کی زبان میں لکنت موجود ہوتی تو اس کی کثیر نقول موجود ہوتیں۔ اور اس کی وجہ سے منافقین و گمراہ لوگ ضرور ان کو عیب لگاتے۔[2]

---

(1) سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، 11 / 415، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2) تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ص 101، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ

یہی امام مجمع بحار الانوار میں لکھتے ہیں:

"[بلال] فیه: سین بلال عند الله شین۔ قال ابن کثیر: لا أصل له، وقد ترجم غیر واحد بأنه کان ندی الصوت حسنه فصیحه، ولو کان فیه لثغة لتوفرت الدواعی علی نقلها."

ترجمہ: حضرت بلال کے بارے میں جو حدیث مشہور ہے کہ بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں، اور کئی حضرات نے ان کی سیرت میں یوں بیان کیا ہے کہ آپ بلند، خوبصورت اور فصیح آواز کے مالک تھے۔ اگر ان کی زبان میں لکنت موجود ہوتی تو اس کی کثیر نقول موجود ہوتیں۔(1)

الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ میں محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"سین بلال عند الله شین قال ابن کثیر لیس له أصل"

ترجمہ: بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔(2)

المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع میں ہے:

"حدیث سین بلال عند الله شین قال ابن کثیر لیس له أصل"

ترجمہ: بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔(3)

---

(1) مجمع بحار الانوار، 5/222، مطبعہ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ

(2) الأسرار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ، ص221، دار الامانۃ/ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

(3) المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع، ص113، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

السیرۃ الحلبیہ میں ہے:

ویروی «أن بلالا کان یبدل الشین فی أشهد سینا، فقال صلی الله علیه وسلم: سین بلال عند الله شین» قال ابن کثیر: لا أصل لروایة سین بلال شین فی الجنة.

ترجمہ: مروی ہے کہ حضرت بلال اشھد میں شین کو سین سے بدل دیتے تھے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں: اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے کہ بلال کی سین جنت میں شین ہے۔[1]

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ میں ہے:

"وکان حسنا ندیا فصیحا، وما یروی سین بلال عند الله شین، أنکرہ الحافظ المزی وغیرہ"

ترجمہ: حضرت بلال بہترین، بلند اور فصیح آواز والے تھے، اور ان کے بارے میں جو مروی ہے کہ بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ حافظ مزی وغیرہ نے اس کا انکار کیا ہے۔[2]

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ میں ہے:

"ولأبی داود عن أبی بشر: فأخبرنی أبو عمیر أن الأنصار تزعم أن عبد الله بن زید لولا أنه کان مریض لجعله صلی الله علیه وسلم مؤذنا وکأنه عبر بلفظ تزعم؛ لأنه مناف بحسب الظاهر لقوله: "فإنه أندی منك صوتا" بفتح الهمزة وسکون النون، أی: أرفع وأعلی أو أحسن وأعذب أو أبعد حکاها ابن الأثیر، ولا مانع من إرادة

---

(1) السیرۃ الحلبیہ، 2/142، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2) شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، 1/501، دار الکتب العلمیہ، بیروت

الثلاثة. والظاهر كما قال شيخنا: تساوی الأول والثالث بحسب التحقيق؛ إذ يلزم من كونه أرفع وأعلى أن يكون أبعد. وفی هذا رد للحديث المشهور على الألسنة: "سين بلال عند الله شين"، وقد قال الحافظ المزی: لم نره فی شیء من الكتب."

ترجمہ: امام ابو داود نے ابو بشر سے روایت کیا ہے کہ ابو عمیر نے مجھے خبر دی کہ انصار یہ گمان کرتے تھے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار نہ ہوتے تو نبی علیہ السلام ان کو مؤذن بنا دیتے۔ یہاں "تزعم" یعنی گمان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے؛ کیونکہ بظاہر یہ حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کے منافی ہے (جو آپ نے حضرت زید سے بلال کو اذان سکھانے کے لیے فرمایا تھا کہ بلال) "تم سے اونچی آواز والے ہیں" یعنی ارفع و اعلی، بہترین، میٹھی اور زیادہ دور تک جانے والی آواز۔ امام ابن الاثیر نے اسے حکایت کیا ہے۔ اور یہاں تینوں کو مراد لینے میں کوئی مانع نہیں۔ اور ظاہری لحاظ سے جیسا کہ ہمارے شیخ نے فرمایا: پہلا اور تیسرا معنی تحقیقی اعتبار سے مساوی ہیں، کیونکہ ارفع و اعلیٰ ہونا، زیادہ دور تک جانے کو لازم ہے۔ اور اس میں رد ہے اس بات کا جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہے کہ "بلال کا سین اللہ کے نزدیک شین ہے" حافظ مزی نے فرمایا: ہم نے اسے کسی کتاب میں نہیں پایا۔[1]

الجد الحثيث فی بيان ما ليس بحديث میں ہے:

و سین بلال عند الله شين قال ابن كثير لا أصل له وإن قال الموفق ابن قدامة روی أن بلالا كان يقول أسهد فيجعل الشين سينا فقد ردوه.

ترجمہ: بلال کی سین، اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر نے کہا کہ اس کی

(1) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، 2/197، دار الكتب العلمية، بيروت

کوئی اصل نہیں۔ اگرچہ موفق ابن قدامہ نے کہا: حضرت بلال اسھد کہا کرتے تھے، وہ شین کو سین بنا دیتے تھے۔ لیکن محدثین کرام نے اس روایت کا رد کیا ہے۔ (1)

کشف الخفاء میں ہے:

(أن بلالا کان یبدل الشین فی الأذان سینا) قال فی الدرر لم یرد فی شئ من الکتب، وقال القاری لیس له أصل، وقال البرهان السفاقسی نقلا عن الإمام المزی أنه اشتهر علی ألسنة العوام ولم یرد فی شئ من الکتب“

ترجمہ: حضرت بلال اذان میں شین کو سین سے بدل دیا کرتے تھے۔ الدرر میں کہا کہ اس متعلق کتب میں کوئی روایت نہیں آئی۔ اور ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور امام برھان سفاقسی نے امام مزی سے نقل کیا کہ یہ عوام کی زبانوں پر مشہور ہے، لیکن کتب میں اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ (2)

کشف الخفاء میں ہے:

(سین بلال عند الله تعالی شین) قال ابن کثیر لیس له أصل ولا یصح وتقدم فی: أن بلالا... لکن قال ابن قدامة فی مغنیه: روی أن بلالا کان یقول ”أسهد“ یجعل الشین سینا والمعتمد الأول فقد ترجمه غیر واحد بأنه کان أندی الصوت حسنه، فصیح الکلام، وقال النبی صلی الله علیه وسلم لصاحب رؤیا الأذان عبد الله بن زید ألق علیه ـ أی علی بلال ـ الأذان فإنه أندی صوتا منك، ولو کانت فیه لثغة لتوفرت الدواعی علی نقلها ولعابها أهل النفاق علیه المبالغون فی التنقیص لأهل

---

(1) الجد الحثیث فی بیان ما لیس بحدیث، ص66، دار الرایہ، ریاض

(2) کشف الخفاء القدسی، 1/227، مکتبۃ القدسی، قاہرہ

الإسلام. انتهى، وقال العلامة إبراهيم الناجي في مولده: وأشهد بالله ولله أن سيدي بلالا ما قال أسهد بالسين المهملة قط كما وقع لموفق الدين بن قدامة في مغنيه وقلده ابن أخيه الشيخ ابن عمر شمس الدين في شرح كتابه المقنع، ورد عليه الحفاظ كما بسطته في ذكر مؤذنيه، بل كان بلال من أفصح الناس وأنداهم صوتا.

ترجمہ: بلال کی سین، اللہ کے نزدیک شین ہے۔ امام ابن کثیر نے کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں، اور یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن ما قبل گزرا ہے کہ امام ابن قدامہ نے المغنی میں لکھا ہے: مروی ہے کہ حضرت بلال اسھد کہا کرتے تھے، وہ شین کو سین بنا دیتے تھے۔ اور معتمد قول اول ہے۔ اور کئی مصنفین نے ان کی سیرت میں یوں بیان کیا ہے کہ آپ کی آواز فصیح و بلند تھی۔ اور نبی علیہ السلام نے خواب دیکھنے والے حضرت عبد اللہ بن زید سے فرمایا کہ حضرت بلال کو اذان کے یہ کلمات سکھاؤ؛ کیونکہ وہ تم سے زیادہ آواز رکھتے ہیں۔ اگر ان کی زبان میں لکنت موجود ہوتی تو اس کی کثیر نقول موجود ہوتیں۔ اور اس کی وجہ سے منافقین و گمراہ لوگ ضرور ان کو عیب لگاتے اور اسلام کے بارے میں تنقیص کرتے (مگر ایسا نہیں ہے۔) ہم اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ علامہ ابراہیم ناجی نے لکھا کہ میں اللہ کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ حضرت بلال نے کبھی بھی اشھد میں سین نہیں پڑھا، جیسا کہ موفق الدین بن قدامہ نے المغنی میں لکھا ہے۔ اور اس میں ان کے بھتیجے شیخ شمس الدین ابن عمر نے کتاب المقنع کی شرح میں ان کی اتباع کی ہے۔ لیکن حفاظ محدثین کرام نے اس کا رد کیا جیسا کہ میں نے اس پر مؤذنین کے ذکر میں تفصیل سے کلام کیا، بلکہ حضرت بلال لوگوں میں فصیح ترین زبان اور بلند آواز والے تھے۔[1]

---

(1) کشف الخفاء القدسی، 1 / 464، مکتبۃ القدسی، قاہرہ

تاج العروس من جواھر القاموس میں ہے:

وفی حديث سلمان (كان لا يكاد) يفقه كلامه من شدة عجمته، وكان يسمى الخشب الخشبان) قال ابن الأثير: وقد أنكر هذا الحديث، لأن سلمان كان يضارع كلامه كلام الفصحاء. قلت: وكذا قولهم: سين بلال عند الله شين.

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ عجمی زبان ہونے کی وجہ سے ان کا کلام بمشکل سمجھا جاتا تھا، اور وہ خشب کو خشبان کہتے تھے۔ اس حدیث کے متعلق امام ابن الاثیر فرماتے ہیں؛ یہ حدیث درست نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت سلمان کا کلام فصیح عربوں کے مشابہ تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی طرح (لوگوں کا یہ کہنا بھی قابل قبول نہیں کہ) بلال کا سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔[1]

النخبة البهية فی الاحاديث المكذوبة علی خير البرية میں ہے:

سين بلال عند الله شين. باطل، لا أصل له، لأنه كان فصيحا.

ترجمہ: بلال کا سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ یہ حدیث باطل ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ حضرت بلال فصیح تھے۔[2]

اسنی المطالب فی احادیث مختلفة المراتب میں ہے:

إن بلالا يبدل الشين فی الأذان سينا قال المزنی (لعله المزی): لم نره فی شیء من الكتب، أی فهو موضوع كذلك، ويروی: سين بلال عند الله شين.

ترجمہ: حضرت بلال اذان میں شین کو سین سے بدل دیتے تھے۔ امام مزی

---

(1) تاج العروس من جواھر القاموس، 2/353، وزارۃ الارشاد، کویت

(2) النخبۃ البھیۃ فی الأحادیث المکذوبۃ علی خیر البریۃ، ص68، المکتبۃ الاسلامی، بیروت

فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں کتابوں میں کچھ بھی نہیں ہے، یعنی یہ موضوع ہے یونہی یہ روایت بھی کہ بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ (1)

اسی مذکورہ کتاب میں ایک دوسرے مقام پر ہے:

حدیث: سین بلال عند اللہ شین. لا أصل له، قاله ابن کثیر والمزنی (لعله المزی).

ترجمہ: بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ بات امام ابن کثیر اور امام مزی نے فرمائی۔ (2)

اللؤلؤ المرصوع میں ہے:

حدیث: سین بلال عند اللہ شین. لیس له أصل.

ترجمہ: حدیث: بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ (3)

امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ نے النهاية میں لکھا ہے:

”وفی حدیث الأذان «فإنه أندی صوتا» أی أرفع وأعلی. وقیل: أحسن أعذب. وقیل: أبعد.

ترجمہ: حدیثِ اذان میں ”أندی صوتا“ کا معنی اونچی اور بلند آواز والا ہونا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی حسین اور شیریں آواز والا ہونا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے جس کی آواز بہت دور تک جاتی ہے۔ (4)

---

(1) اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب، ص85، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2) أسنی المطالب فی أحادیث مختلفۃ المراتب، ص162، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(3) اللؤلؤ المرصوع، ص100، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت

(4) النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، 5/37، المکتبۃ العلمیہ، بیروت

فقیہ اعظم ہند شارح بخاری علامہ شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ واقعہ بعض کتابوں میں درج ہے لیکن تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ روایت موضوع، من گھڑت اور بالکلیہ جھوٹ ہے۔(1)

بحر العلوم علامہ عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سے معزول کرنے کا ذکر ہم کو نہیں ملا بلکہ عینی جلد پنجم، صفحہ نمبر 108 میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لیے سفر اور حضر ہر دو حال میں اذان دیتے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات کی آخری زندگی تک مؤذن رہے۔(2)

اسی میں ہے: ”موضوعات میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ص 43 پر تحریر فرمایا: حدیث: ”سین بلال عند اللہ شین“ یعنی بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ بے اصل ہی ہے۔ کسی کو ایسی بات بیان نہیں کرنی چاہیے جس کا ثبوت نہ مل سکے۔ اگر کوئی ایسی بات کرے تو اُس سے دریافت کیا جائے کہ ”حضرت بلال کے اذان نہ دینے سے صبح نہ ہوئی“، یہ کس حدیث یا تاریخ کی کتاب میں ہے۔! واللہ تعالی اعلم“(3)

حضرت بلال کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: نماز کے لیے منادی کا ذریعہ اذان قرار پایا۔ اذان دینے پر مامور ہونا کوئی معمولی شرف نہ تھا اور حضور نے یہ شرف بلال ہی کو عطا فرمایا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی

(1) فتاوی شارح بخاری، جلد2 صفحہ 38، دائرۃ البرکات، ہند

(2) فتاوی بحر العلوم، جلد 01، صفحہ 109، شبیر برادرز، لاہور

(3) فتاوی بحر العلوم، جلد 05، صفحہ 380، شبیر برادرز، لاہور

کہ حضرت بلال کی آواز نہایت جاذب اور دلکش ہونے کے علاوہ بہت بلند تھی۔ حضرت بلال اذان دیتے اور جہاں جہاں تک آواز پہنچتی، لوگ بے اختیار اپنے کام کاج چھوڑ کر اذان سننے لگ جاتے۔ طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث میں تو یہاں تک روایت ہے کہ مرد عورتیں اور بچے گویا کشاں کشاں ان کے پاس پہنچتے اور گرد جمع ہونے لگتے۔ اس کے بعد آپ آستانۂ نبوت پر جا کر ادب و احترام سے "حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح" کہتے۔ حضور تشریف لاتے اور تکبیر کے بعد نماز ہو جاتی۔[1]

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء میں ہے: یہ واقعہ موضوع و منگھڑت ہے، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کلمات اذان صحیح (طور پر) ادا نہیں ہو پاتے تھے۔[2]

تائیدات

(1) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت نہیں تھی، بلکہ آپ فصیح و حسین زبان کے مالک تھے۔ اس بات کی گواہی خود احادیث میں موجود ہے۔

چنانچہ سنن الترمذی وغیرہ کتبِ احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فقم مع بلال، فإنه أندى وأمد صوتا منك، فألق عليه ما قيل لك، ولينادِ بذلك.

ترجمہ: تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ؛ کیونکہ وہ تم سے زیادہ اونچی اور لمبی آواز

---

(1) سیرت سیدنا بلال، صفحہ 16، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور

(2) فتاوی مرکز تربیت افتا، جلد 2 صفحہ 647، فقیہ ملت اکیڈمی، ہند

والے ہیں، لہٰذا جو تم سے (خواب میں) کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاتے رہو تا کہ وہ ان کلمات سے ندا (یعنی اذان) دیں۔[1]

(2) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ صبح کی اذان نہ دینا خصوصاً رمضان میں ثابت ہے، کیونکہ حضرت بلال فجر کی اذان نہیں، بلکہ تہجد کی اذان دیا کرتے تھے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آنکھ نہ کھلنے کے سبب فجر کی اذان ہوئی ہی نہ تھی مگر سورج طلوع ہو آیا تھا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے:

سرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلة، فقال بعض القوم: لو عرست بنا یا رسول اللہ، قال: «أخاف أن تناموا عن الصلاة». قال بلال: أنا أوقظکم، فاضطجعوا، وأسند بلال ظهره إلى راحلته، فغلبته عیناه فنام، فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد اطلع حاجب الشمس، فقال: «یا بلال، أین ما قلت». قال: ما ألقیت علی نومة مثلها قط، قال: «إن اللہ قبض أرواحکم حین شاء، وردها علیکم حین شاء، یا بلال، قم فأذن بالناس بالصلاة». فتوضأ، فلما ارتفعت الشمس وابیاضت، قام فصلی.

ترجمہ: ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، تو بعض لوگوں نے کہا کہ اگر ہم یہاں رات کو قیام کر لیں تو بہتر رہے گا۔ لیکن نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری نیند تمہیں نماز سے غافل نہ کر دے۔ اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں سب کو جگاؤں گا، اس پر سب آرام کرنے لگے۔ لیکن حضرت بلال نے بھی سواری سے ٹیک لگا لی تو

(1) سنن الترمذی، 1/ 239، دار الرسالۃ العالمیہ

ان پر بھی نیند غالب آگئی اور وہ بھی سو گئے۔ جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اے بلال! تم نے تو کہا تھا میں جگا دوں گا؟ حضرت بلال نے عرض کی: اس جیسی نیند مجھے کبھی بھی نہ آئی۔ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض فرما لیا اور جب چاہا واپس لوٹا دیا۔ بلال! اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ حضرت بلال نے اذان دی، آپ نے وضو کیا، جب سورج بلند ہو کر سفید ہو گیا آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ (1)

(3) مزید یہ کہ قرائن و شواہد بھی اس کے بطلان کو واضح کرتے ہیں کہ سورج کا طلوع نہ ہونا ایک عظیم امر ہے، یہ اگر واقع ہوتا تو اِس کی نقل و خبر مشہور و مستفیض ہو جاتی، جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج پلٹ آنے کی حدیث ہے کہ اسے درجن سے زائد محدثین کرام نے کئی اسناد سے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے، مگر اذان بلال اور سورج طلوع نہ ہونے والی روایت کا کتب احادیث میں کہیں پتا نہیں چلتا، بلکہ خود محدثین کرام نے اس کے بطلان کو ظاہر کیا ہے۔

وضع احادیث کے قرائن ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں نواں قرینہ لکھتے ہیں: یا خبر کسی ایسے امر کی ہو کہ اگر واقع ہوتا تو اُس کی نقل و خبر مشہور و مستفیض ہو جاتی، مگر اس روایت کے سوا اس کا کہیں پتا نہیں۔ (2)

---

(1) صحیح البخاری، 1/214، دار ابن کثیر، دمشق

(2) فتاوی رضویہ، 05/461، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

لہٰذا مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہو گیا ہے کہ یہ واقعہ موضوع و من گھڑت اور ناقابلِ التفات ہے۔ اس لیے اسے بیان کرنے سے بچنا لازم و ضروری ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق و سچ بولنے، پڑھنے لکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت

4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات

5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات

6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک

10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم

12 علم کے پیاسے لوگ 13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں

14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان

16 حیات انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں

18 امام اعظم کی ذہانت کے واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں

20 اخلاقِ مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی 111 نصیحتیں

22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل

26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل

29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت

31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار

34 تخریجِ احادیثِ فیضانِ سنت 35 نابالغ بچوں کے احکام و مسائل

36 شانِ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37 مختلف حکایات و واقعات

38 فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39 دیوث کون؟ 40 فتنۂ دجال

41 مَاۤئِلَاتٌ مُمِيْلَاتٌ کون؟ 42 امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت

43 امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت 44 سخاوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں

45 کالے جادو کا علاج 46 تعویذ پہننا شرک نہیں

47 حضرت خضر نبی یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو 48 خون کے آنسو

49 ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50 بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت 51 بزرگانِ دین کا شوقِ تلاوت

52 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت 53 اسمِ اعظم کی تحقیق

54 بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ و خیرات 55 نفسِ اَمّارہ کی شرارتیں

56 اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا ایک علمی و تحقیقی رسالہ 57 حُسن و جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

58 فراستِ مومن 59 جوامع الکلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم 60 تفسیر آیتِ ختمِ نبوت علمی و تحقیقی رسالہ

61 دعا مومن کا ہتھیار ہے 62 صحبت کا اثر 63 اصل ترقی 64 بزرگانِ دین کا طریقۂ شکر گزاری

65 مایوسی کا علاج 66 حدیثِ ضعیف اور حدیثِ موضوع کی تحقیق 67 ابنِ تیمیہ کون؟

68 ناشکری کا انجام 69 خوفِ خدا میں رونے والوں کے واقعات 70 نورانی چہرے

71 فضائلِ مدینہ 72 فضائلِ آبِ زم زم 73 مجرم بلائے آئے ہیں جاۤءُوْکَ ہے گواہ

74 قیمتی اوراد و وظائف 75 موت کی یاد 76 بے نمازی کا عبرتناک انجام 77 ذکر اللہ کے فضائل

78 روح کی غذا 79 غیرِ نبی پر علیہ السلام کا اطلاق علمی و تحقیقی رسالہ 80 تنگ زندگانی

81 حدیثِ عمّار علمی و تحقیقی جائزہ 82 کلیجہ چبانے والی روایت کا تحقیقی محدثانہ جائزہ

83 مسئلۂ سماعِ موتیٰ پر علمی و تحقیقی گفتگو 84 کیا تمہیں عقل نہیں؟

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات

2 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا

3 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین